RDPi
Rural Development Policy Institute
پالیسی ادارہ برائے دیہی ترقی

پریس رلیلیز

محدود مالی سکیموں کی وجہ سے گھریلو صارفین کو چھتوں پر شمسی توانائی کا نظام نصب کرنے میں مسائل کا سامنا

مورخہ **30** ستمبر **2021**ء

اسلام آباد: ایک حالیہ تحقیقی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں گھریلو سطح پر مکانوں کی چھتوں پر شمسی توانائی کا نظام نصب کرنے میں درکار رقوم کا نہ ہونا بڑی رکاوٹ ھے۔ تحقیقی رپورٹ کے مصنفین کے مطابق شمسی توانائی کی ضرورت اور طلب میں آئے روز اضافہ ھورہا ھے۔ تاھم موثر اور تسلی بخش مالی اعانت نہ ھونے کی وجہ سے شمسی توانائی کی پیداوار اور فراھمی کافی محدود ھے جس کی وجہ سے وہ علاقے جہاں اس کی انتہائی ضرورت ھے بری طرح متاثر ھورھے ھیں۔ 'پاکستان میں چھتوں پر نصب ھونے والی شمسی توانائی کی پی وی ٹیکنالوجی کے معاشی امکانات" کے عنوان پر ھونے والی اس تحقیقی رپورٹ کا اجراء جمعرات کو پالیسی ادارہ برائے دیہی ترقی (آر ڈی پی آئی) کے زیر انتظام ایک آن لائن سیمینار میں کیا گیا۔ رپورٹ میں شمسی توانائی کے معاشی امکانات اور اسکے فروغ میں حائل غیر مساوی وسائل اور مالی مسائل کو اجاگر کیا گیا ھے۔ تحقیقی حقائق بیان کرتے ھوئے رپورٹ کی مصنفہ اور آر ڈی پی آئی کی پراجیکٹ لیڈ، نائلہ صالح نے کہا کہ روائیتی بجلی سے شمسی توانائی کی جانب بڑھنے میں مالی اعانت انتہائی اھمیت کی حامل ھے کیونکہ پی وی ٹیکنالوجی نصب کرنے پر خاطر خواہ لاگت آتی ھے۔ چھتوں پر نصب ھونے والی شمسی توانائی کی پی وی ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے سٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے متعارف ھونے والی رعائتی مالی اعانت کی سکیم پر بات چیت کرتے ھوئے انہوں نے کہا کہ سیکیورٹی کے سخت قوائد و ضوابط کی وجہ سے اس سکیم کے تحت قرضوں کی فراھمی اور حصوُل میں کئی مشکلات درپیش ھیں اور اس سکیم کے ثمرات بہت محدوُد رھے ھیں۔ رپورٹ کے دوُسرے مصنف اور آر ڈی پی آئی کے ریسرچ ایسو سی ایٹ طلحہ رشید نے پاکستان میں شمسی توانائی کے فروغ کے لئے آپریٹنگ ایکسپینسیز (آپیکس) بزنس ماڈل متعارف کرانے کی اھمیت پر زور دیتے ھوئے کہا کہ یہ وہ نظام ھے جس کے تحت چھتوں پر پی وی ٹیکنالوجی نصب کرنے والا شمسی توانائی کے منصوبہ کا مالک ھوتا ھے جبکہ اس منصوبہ سے پیدا ھونے والی بجلی کے صارف کو ادائیگی کرنا پڑتی ھے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت پاکستان میں شمسی توانائی کی کوئی ایسی کمپنی نہیں جو اس بزنس ماڈل کے تحت کام کر رہی ھو۔ انہوں نے مزید کہا کہ آپیکس بزنس ماڈل کے ذریعے پاکستان میں شمسی توانائی کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا ھے۔ آلٹر نیٹو انرجی ڈویلپمنٹ بورڈ (اے ای ڈی بی) کے ڈائریکٹر پالیسی سید عقیل جعفری نے کہا کہ چھتوں پر پی وی شمسی توانائی کے فروغ کے لئے پہلے ہی کئی اقدامات کئے جا چُکے ھیں جن میں شمسی کمپنیوں کی سرٹیفیکیشن اور نیٹ میٹرنگ کے ضوابط میں تبدیلیاں شامل ھیں۔ انہوں نے کہا کہ اے ای ڈی بی کا عزم ھے کہ بجلی کی پیداوار میں قابل تجدید توانائی کی ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ھوُئے پاکستان میں بجلی کے شعبہ کو صاف اور ماحول دوست بنایا جائے۔ سکئی الیکٹرک پرائویٹ لیمیٹڈ کے موُسی خان درانی نے کہا ضرورت اس امر کی ھے کہ سٹیٹ بینک آف پاکستان کمرشل بینکوں کو پابند کرے کہ وہ اپنی مالی مراعات کو سٹیٹ بینک کی سکیموں کے تابع کریں اور موُثر نگرانی کو یقینی بنائیں۔ صارفین کو آپیکس ماڈل کے تحت خدمات کی فراھمی کے لئے انہوں نے کہا کہ پاور پرچیز ایگریمینٹ کے تحت ڈسٹری بیوشن کمپنیوں کا کردار انتہائی اھمیت کا حامل ھے۔ نیشنل انرجی ایفیشی اینسی اینڈ کنزرویشن کے مینجر ٹیکنیکل اسد محموُد نے کہا کہ پاکستان میں بجلی کے صارفین کے ایک اکثریت کے پاس اس وقت ون فیز میٹر ھیں جبکہ نیٹ میٹرنگ کے لئے تھری فیز میٹر درکار ھیں۔ انہوں نے ون فیز میٹر کو شمسی توانائی کی فراھمی میں ایک بڑی دشواری قرار دیا۔ سیمینار کے دیگر مقررین میں سٹیٹ بینک آف پاکستان کے زرک خان بھی شامل تھے۔